109334- کیا حج کیلئے رأس المال سے رقم لینا واجب ہے؟ حالانکہ اسے رأس المال کی ضرورت بھی ہے۔

سوال

میں تجارتی لین دین کرتا ہوں، اس تجارت سے حاصل ہونے والا منافع میرے اور اہل خانہ کیلئے کافی ہے، میرے اندر اتنی استطاعت نہیں ہے کہ میں حج کر سکوں اِلا کہ میں رأس المال سے رقم نکالوں، جس سے میرا نفع کم ہوجائے گا جو کہ میرے بچوں کیلئے ناکافی ہوگا، تو کیا اس صورت میں مجھ پر حج کرنا واجب ہے؟

پسندیدہ جواب

حج صرف صاحبِ استطاعت پر واجب ہے،
فرمانِ باری تعالی ہے: (وَلِلَّهِ
عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)
آل عمران/97

ترجمہ: اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق
ہے کہ جو شخص اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

اور مالی استطاعت کا مطلب ہے کہ: اس
کے پاس اتنی رقم موجود ہو جو اسے اور اسکے اہل خانہ کیلئے حج سے واپسی تک کیلئے کافی
ہو۔

اور واپس آنے کے بعد اس کے پاس اتنی
رقم موجود ہو جو اسکے گھر کے افراد کو کفایت کرے، جیسے گھر کا کرایہ، تنخواہیں، اور
تجارتی لین دین کیلئے ضروری رقم، وغیرہ

لہذا ایسی صورتِ حال میں اس پر حج
لازمی نہیں ہے کہ تجارت سے حاصل ہونے والا نفع صرف اہل خانہ کیلئے کافی ہو اور وہ
اپنی تجارت کے رأس المال سے رقم نکال کر حج کرے۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (5/12)
میں کہتے ہیں:

"جس کے پاس ایسا مکان ہو جہاں یہ خود
رہائش پذیر ہو، یا اسکے اہل خانہ وہاں رہتے ہوں، یا اس مکان کے کرایہ کی اسے ضرورت

ہو، یا اس کے پاس ایسا تجارتی سامان ہو جس میں کمی کے باعث آمدن میں کمی ہو جائے
اور بقیہ آمدن کفایت نہ کرے تو اس پر حج کرنا لازمی نہیں ہے" انتہی

دائمی فتوی کمیٹی کے علماء سے پوچھا
گیا :

"میں مصری شہری ہوں، اور دو بچوں اور
ایک بیوی کی کفالت کرتا ہوں، مصر میں میری تنخواہ اتنی نہیں ہے کہ میں اپنی
ضروریاتِ زندگی کو پورا کر سکوں، اور اسکے علاوہ میرا کوئی ذریعہ آمدن نہیں، ایک
خلیجی ملک میں چار سال تک کام کیا، تو میرے پاس کچھ رقم جمع ہو گئی، جسکو میں نے ایک
اسلامی بینک میں جمع کروا دیا، تا کہ زندگی کے نا مساعد حالات میں میرے لئے ایک اور
ذریعہ آمدن ہو سکے، اب تنخواہ اور بینک سے ملنے والے نفع دونوں سے میرے حالات میانہ
روی اختیار کر گئے ہیں، تو کیا اب اس مال میں سے حج کیلئے رقم علیحدہ کرنا میرے لئے
واجب ہے؟ یا میں ان حالات کے تناظر میں حج کرنے کا مکلف ہوں؟ ذہن نشین رہے کہ اگر
میں نے حج کیلئے رقم نکلوائی تو اس سے میری ماہانہ آمدن متاثر ہو گی، جس سے مجھے
مالی طور پر پریشان ہونا پڑے گا"

تو انہوں نے جواب دیا :

"اگر آپ کی حالت بیان کردہ صورتِ حال
سے دوچار ہے تو آپ حج کرنے کے مکلف نہیں ہیں؛ اس لئے کہ آپ شرعی طور پر حج کی طاقت
نہیں رکھتے، فرمانِ باری تعالی ہے :

(وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ
الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا)
آل عمران/97

ترجمہ : اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق
ہے کہ جو شخص اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے۔

(فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا
اسْتَطَعْتُمْ) التغابن/16

ترجمہ : جتنی تم میں طاقت ہے اتنا ہی
اللہ سے ڈرو۔

(وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ
مِنْ حَرَجٍ) الحج/78

ترجمہ : اوراس نے دین میں تم پر کوئی
تنگی نہیں رکھی۔

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے،
وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم. انتہی

دائمی کمیٹی برائے فتوی اور علمی
بحوث

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن
باز.... الشیخ عبد الرزاق عفیفی... الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

"فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والإفتاء" (11/35،36)

مذکورہ بالا بیان کے بعد؛ پتہ چلتا
ہے کہ جب تک اپنے مال کے اہل خانہ پر خرچ کرنے کیلیے محتاج ہیں آپ پر حج کرنا واجب
نہیں.